بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 21 شمارہ نمبر 09۔ ماہ اخاء 1395 ہجری شمسی بمطابق اکتوبر 2016ء

قرآن کریم

اَلَّذِیۡنَ یُبَلِّغُوۡنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخۡشَوۡنَہٗ وَ لَا یَخۡشَوۡنَ اَحَدًا ؕ اِلَّا اللّٰہَ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیۡبًا (الاحزاب:40)

ترجمہ: (یہ اللہ کی سنت ان لوگوں کے حق میں گزر چکی ہے) جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

(ترجمہ از۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

’’قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔‘‘

(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہوجاتا ہے دنیا بھی اس کی ہوجاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کیطرف سے آتے ہیں ابتداءً اہل دنیا ان کے دشمن ہوجاتے ہیں اور اسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دکھ نہ اٹھایا ہو۔ مکار۔ فریبی۔ دکاندار اس کا نام نہ رکھا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتھر مارے۔ گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی۔ کوئی امر ان کی راہ میں روک نہیں ہوسکا۔ وہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذاء رسانیوں نے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہنچیں ان کو سست نہیں کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہوتے یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کردیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آگری اور ان کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 152۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام کی تبلیغ کرنے اور حق کو آگے پھیلانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ ایک درد کے ساتھ ان کے لئے دعائیں کریں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بنائیں۔ دنیا میں تیزی سے تباہی آرہی ہے اور بڑی تیزی سے تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے۔ اس کی نزاکت کے پیش نظر ہمیں اس طرف بہت توجہ کرنی چاہئے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہترین ٹھہر سکتے ہیں، تبھی ہم خیر امت ہونے کا حق ادا کرسکتے ہیں۔

اپنی امت کے کسی شخص کے ذریعے کسی دوسرے شخص کے ہدایت پا جانے پر آنحضرت ﷺ نے کس قدر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔ حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ (مسلم کتاب، فضائل الصحابہ۔ باب فضائل علی بن ابی طالب)

سرخ اونٹ اس زمانے میں بڑی قدر و قیمت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا جس طرح اس زمانے میں بڑی بڑی کاریں ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اس زمانے میں سفر کا ذریعہ خاص طور ریگستان میں، اور وہ ریگستانی علاقہ ہی تھا اونٹ ہی ہوتا تھا۔ تو فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے جو ایک اعلیٰ معیار ہے کسی انعام کا، اس سے بڑھ کر کسی کی ہدایت کا باعث بن کر کسی کو سیدھے راستے پر لاکر تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکتوں کے مورد ہوگے۔

غرض کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے کا دنیاوی نظر سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے، کوئی موازنہ نہیں ہے۔ انسان کی سوچ سے ہی باہر ہے، اس لئے اس طرف بہت توجہ کریں۔ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے معاملہ میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔ تبھی ہم آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے کے دعوے میں سچے ثابت ہوسکتے ہیں‘‘

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 18 تا 24 جون 2004۔ صفحہ 5، 6)

تبلیغی و جماعتی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

(تحریر و ترتیب۔ مکرم صفوان احمدملك و مکرم حسن قمر صاحب۔معاون شعبه تبلیغ)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورے کے دوران مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے مواقع پر مہمانوں کے تاثرات

مورخہ 28 اگست 2016 کو Pfungstadt مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر مہمانوں کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے محترم تحسین رشید مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

اس تقریب میں ساتھ والے گاؤں سے دو عیسائی میاں بیوی آئے جن کا کیتھولک فرقے سے تعلق تھا اور مرد چرچ میں نائب پادری بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ پہلی دفعہ کسی اسلامی تقریب میں شامل ہو رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ وہ یہاں آ کر بہت خوش اور حیران ہیں کہ یہاں باہر کھیتوں میں اس قدر مکمل اور خوبصورت انتظامات آپ لوگوں نے کس طرح کئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج پہلی دفعہ آپ کے خلیفہ کو دیکھنے کا موقعہ بھی ملا ہے۔آپکے خلیفہ ایک بہت فوکس اور روحانی نور بکھیرنے والے وجود ہیں اور ان کی شخصیت بہت متاثر کرنے والی ہے ہر دیکھنے والے کو سکون بخشتی ہے۔حضور انور کے خطاب کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ آج اسی پیغام کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے جماعت کے بارہ میں بہت سی معلومات حاصل کیں اور اُن سے گفتگو کا سلسلہ کافی دیر جاری رہا۔جاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج یہاں آ کر آپ کے خلیفہ کا خطاب سن کر اور آپ سے باتیں کر کے ہم بہت خوش اور متاثر ہوئے ہیں اور بہت کچھ یہاں سے اچھا اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔آخر پر ان کو تحائف کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

مورخہ 7 ستمبر 2016 کو مسجد سبحان Mörfelden Waldorf کے افتتاح کے موقع پر بعض لوگوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے مکرم احسن فہیم بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''ایک مہمان جملہ انتظامات سے بہت خوش تھے اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہر ایک چیز کا بہت اچھا انتظام کیا ہے۔اور کارکنان کی بہت تعریف کی کہ آج کل کے ماحول میں ایسے لوگ کہیں نظر نہیں آتے جو اتنے خلوص سے مذہب کی راہ میں کام سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک شخص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھ کر کہا کہ آپ کے خلیفہ کو دیکھ کر دل کو بہت سکون مل رہا ہے۔

جب ایک مہمان کو بتایا گیا کہ یہاں سب لوگ طوعی خدمت کرتے ہوئے سارے انتظامات سرانجام دے رہے ہیں تو وہ مہمان کافی حیران ہوا اور کہا: کہ کاش ہمارے مذہب میں بھی ایسے نوجوان ہوتے۔ ہمارے زیادہ تر افراد یا تو پیسوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں یا وہ ویسے ہی مذہب سے دور ہو گئے ہیں۔

ایک خاتون مہمان نے کہا: ادھر جتنے بھی لوگ کام کر رہے ہیں سب کے سب خوبصورت نظر آ رہے ہیں۔ان کے کام کرنے کے انداز سے اور بات چیت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تمام کے تمام نوجوان پڑھے لکھے ہیں۔نیز کہا ایسا انتظام تو ماہرین بھی نہیں کرتے جس طرح آپ کے یہاں انتظام ہوا ہے۔

محترم سرفراز خان صاحب مبلغ سلسلہ نے بعض مہمانوں سے سوالات کئے جن کے جوابات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:۔

- ہر مذہب کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی حفاظت کرے۔
- ہم سب آپ کے محبت بھرے سلوک سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔
- نفرت کو صرف محبت مٹا سکتی ہے۔اور آپ کے خلیفہ کے چہرے سے آپ کا موٹو اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے
- وہ امن پسند ہیں۔ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ امن پھیلانا چاہتے ہیں جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے۔
- بہت اچھا۔اکثریت کے اسلام کے متعلق غلط خیالات ہیں۔میڈیا اسلام کی غلط تصویر پیش کرتا ہے۔میں جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔
- میں خلیفۂ وقت کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس جماعت کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔

مزید مہمانوں نے اپنے تاثرات کا یوں اظہار کیا۔

1. Mörfelden کے ایک پرائمری سکول کے ڈائریکٹر مکرم Hans-Jürgen Wenig صاحب مسجد کے افتتاح کی تقریب کی دعوت پر بہت خوش ہوئے۔انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ مختلف مذاہب کی تعلیم میں اتنا اشتراک پایا جاتا ہے اور اس بات سے حیران تھے کہ سب مذاہب کا اصل ایک ہی ہے۔وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ مستقبل میں بھی مسجد کی زیارت کے لیے آئیں گے اور اپنے اسکول کی کلاسز کو بھی اس مسجد میں لایا کریں گے۔
2. Mörfelden شہر کے Magistrat کی رکن محترمہ Sophie Schmauß صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں اس اہم تقریب کی دعوت پر بہت خوش ہوں۔ یہ تقریب بہت پُر اثر ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ شہر Mörfelden کو ایسی مسجد مل رہی ہے۔اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اتنی مہمان نوازی اور پر جوش استقبال ہوگا، خاص طور پر عورت ہونے کے حوالہ سے بھی۔
3. Mörfelden شہر کی ایک لوکل پارٹی ''Freie Wähler'' کے صدر اور سٹی کونسل کے ممبر محترم Burkhard Ziegler صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ میری توقعات سے زیادہ سادہ ہیں۔

مورخہ 30 اگست 2016 کو Frankenthal مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر بعض مہمانوں کے تاثرات پیش خدمت ہیں:۔

1. ایک بزرگ مہمان نے کہا کہ ان کے جماعت احمدیہ کے ساتھ کافی عرصہ سے تعلقات ہیں۔اور وہ تیس سے زائد مختلف سنگ بنیاد کے مواقع پر شامل ہوئے ہیں لیکن انہوں نے آج تک اتنا اچھا نظام کہیں بھی نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے نظریات جاننے کے خواہش مند تھے اور انہیں سن کر بہت متأثر ہوئے اور کہا کہ وہ تمام لوگ جو اسلام کے متعلق شبہ میں ہیں اگر یہاں آ کر حضور انور کا خطاب سنتے تو ان کے اسلام کے متعلق خیالات بالکل بدل جاتے۔اور انہیں جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اسلام کی تعلیمات عیسائیت کی تعلیمات سے بہت ملتی ہیں۔
2. لارڈ مئیر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔حضور انور ایک بہت نورانی، محبت کرنے والے اور ایک امن پسند شخصیت ہیں۔ایک غالب آنے والے پیغام کے ساتھ جو انہوں نے کہا وہی ان کی مراد تھی اور معاشرے کو یہ بات پتا لگنی چاہئے کہ آپ لوگ اتنے امن سے رہ رہے ہیں۔
3. (CDU) Baldauf عیسائی پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین (Pfalz) نے کہا.وہ جماعت کو 15 سال سے جانتے ہیں اور کئی لوگوں کے گھروں میں بھی گئے ہیں اور آج انہوں نے حضور انور کے ساتھ وقت گزار کر یہ بات جان لی ہے کہ احمدیوں نے یقیناً یہ اعلیٰ اخلاق اپنے خلیفہ سے پائے ہیں۔خلیفہ کا پیغام امن لانے والا ہے اور یہ امن پسند اور محبت بھرا پیغام سن کر مجھے لگتا ہے کہ حضور انور میرے روحانی ساتھی ہیں۔
4. لوکل پولیس کے افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ یہ پروگرام انہیں پُر امن لگا اور انہوں نے جماعت کے متعلق صرف اچھا ہی سنا ہے۔انہیں اس پروگرام میں شامل ہونے میں بالکل کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا۔حضور انور ایک بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں۔ان کا خطاب بہت وسیع تھا خاص طور پر جو عورتوں کے حقوق کے متعلق تعلیم ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ان کا خطاب بہت اثر پذیر تھا۔اور یہ موٹو کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں بہت خوبصورت اور پُر زور پیغام ہے اور تمام معاشرے کے لئے مفید ہے۔
5. ایک استاد نے کہا کہ وہ صرف یہ دیکھنے کے لئے آئے تھے کہ یہ پروگرام کیسا ہوتا ہے اور وہ بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حضور انور کے خطاب کی ایک گہری بنیاد ہے جس پر غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ میں نے اب جماعت سے تعلقات بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔
6. ایک مہمان نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو 25 سال سے جانتے ہیں اور انہوں نے حضور انور کو کئی مرتبہ اپنے دوست کے گھر TV پر دیکھا ہے اور حضور کو ایک پُر نور اور عمدہ شخصیت پایا۔خلیفہ کا پیغام وہی ہے، جو میں بھی انسانیت کے لئے چاہتا ہوں۔
7. ایک ہمسایہ خاتون نے بیان کیا کہ انہوں نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ پڑھا ہے۔جو کچھ حضور انور نے آج فرمایا ہے اس کا تصور اس سے بالکل مختلف ہے جو آج اسلام کے متعلق دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے کیونکہ اس نے قرآن پڑھا ہے وہ تصدیق کر سکتی ہیں کہ یہ پیغام قرآن کریم سے ہی پیش کیا گیا ہے۔حضور انور کی شخصیت بہت اہمیت کی حامل ہے اور آپ انصاف پسند ہیں۔جب مسجد بنے گی تو میں اس اصلی مسجد کو بھی دیکھنے آؤں گی۔
8. اس موقع پر پانچ عیسائیوں پر مشتمل ایک گروپ بھی آیا۔انہوں نے کہا کہ حضور انور ایک بہت خاموش اور باوقار شخصیت ہیں۔آپ کی تقریر ان کو بہت پسند آئی۔خاص طور پر آپ کا یہ پیغام کہ سب سے اچھا سلوک کرنا چاہئے نہ کہ صرف مسلمانوں سے۔ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر دنیا وہ سب کچھ اپنا لے جو حضور انور نے آج فرمایا۔تو تمام مسائل حل ہو جائیں۔ باقیوں نے سر ہلاتے ہوئے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو کچھ حضور انور نے فرمایا، ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔وہ جماعت کے ممبران کا تعلیمی معیار دیکھ کر حیران ہوئے۔خاص طور پر عورتوں کا۔اور وہ اس چیز سے متاثر ہوئے کہ عورتوں کو بھی سنگ بنیاد رکھنے کا اعزاز دیا جاتا ہے۔
9. ایک عمر رسیدہ شخص نے جو کہ Management میں کام کرتے ہیں، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اپنے پروفیشن کی وجہ سے وہ کافی غلطیاں نکالنے کا عادی ہیں۔نظام اور ماحول سے کافی متاثر ہوئے ہیں۔وہ حیران ہیں کہ جماعت اتنے Professional طریق پر کام کرتی ہے۔ان کو یہ توقع نہیں تھی کہ اتنے احسن انتظام سے اسکا خیال رکھا جائے گا۔پُر سکون ماحول سے بھی کافی متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہیں ماننا پڑا کہ وہ اس چیز کو دیکھ کر متذبذب ہیں کہ کسی جماعت کا اتنا مضبوط نظام بھی ہو سکتا ہے۔وہ لیڈروں کو عام طور پر اچھے نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے، کیونکہ بہت سے لیڈر اپنی طاقت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ لیکن حضور انور اس طرح کے لیڈر معلوم نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی ایک بہت اچھی باوقار شخصیت ہے۔اور ان کی تقریر سے بھی میں متاثر ہوں۔مجھے یہ بھی پسند آیا کہ اس تقریب میں عورتوں کا بھی انتظام تھا۔اب میں جماعت سے مستقل رابطہ رکھوں گا تاکہ معلوم کر سکوں کہ یہ وہی کرتے ہیں، جو کیمرے کے سامنے کہتے ہیں۔حضور انور بہت محتاط ہیں اور زندگی کی اہم ترین چیزوں کے متعلق بیان کرتے ہیں۔تاہم دنیا کی اقتصادی حرص کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل کرنا مشکل ہے۔
10. ایک مہمان Mr. Recep Aydogan نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:۔میرا یہاں اچھے طریق سے استقبال کیا گیا ہے۔حضور انور کے الفاظ دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔انہوں نے اسلام کی اصل تعلیمات پیش کیں ہیں۔انتظام بہت اچھا تھا۔یہ مسجد مسلمانوں کے لئے کامیاب جگہ ثابت ہوگی۔
11. ایک مہمان Dr Klaus نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:۔حضور انور بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں جن سے امن اور سلامتی ظاہر ہوتی ہے۔Frankenthal کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے، کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ عورت کے مقام کے متعلق سن کر بھی میں بہت متاثر ہوں اور خوش ہوں کہ اتنا کچھ مجھے اس مضمون کے بارے میں سننے کو ملا ہے۔
12. ایک مہمان Mr Kruger نے کہا کہ:۔حضور انور کی موجودگی سے ایک خاص امن کی فضا ظاہر ہوتی ہے۔مجھے نظر آیا ہے، کہ آپ واقعی اس طرح امن سے رہ رہے ہیں، جو آپ قائم کرنا چاہتے ہیں۔آپ کی تیز رفتار سے بھی متاثر ہوا ہوں۔آپ نے

سمجھایا ہے، کہ ہمارے صرف حقوق ہی نہیں بلکہ کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔

13. ایک مہمان Mrs. Schäfer نے کہا آج حضور انور کی تقریر سے مجھے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حقیقت معلوم ہوئی ہے۔

14. ایک مہمان Mr. Bernd Holger نے کہا کہ:۔ جماعت کو میں اپنے کام کی وجہ سے گذشتہ 25 سال سے جانتا ہوں۔ حضور انور کو بھی میں کچھ عرصہ سے TV پر دیکھ رہا ہوں۔ آج پہلی بار ان سے مل کر میں بہت خوش ہوں۔ آپ کا ایک خاص جلال ہے، اور میں آپ کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

15. ایک مہمان Dr. Ursula نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:۔ حضور انور کی ذمہ داری پوری دنیا کے احمدیوں کے لئے ہے۔ بہت حیران کن بات ہے کہ Frankenthal جیسی چھوٹی سی جماعت کے لئے بھی آپ نے وقت نکالا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اس امن کی تعلیم کو بار بار سنایا جائے۔ میں امید رکھتی ہوں کہ خطبہ جمعہ کے دوران بھی ایسی پرحکمت باتیں آپ بتاتے ہوں گے۔ لوگوں کو اس کی ضرورت ہے۔

16. ایک مہمان Michelle Blaumeister نے کہا کہ:۔ یہ ماحول بہت اچھا ہے۔ الفاظ نہیں کہ بیان کرسکوں۔ اس ماحول میں کچھ خاص ہے، اور وہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں یہاں ہوں اور پورا دن ان لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا ہے۔ حضور انور کی تقریر ایسی ہے کہ تمام لوگوں کو سنّنی چاہئے۔

17. دو مہمانوں نے کہا کہ ہم دعوت ملنے پر بہت خوش تھے اور شکریہ ادا کیا۔ وہ مسلمانوں سے ملنے آئے تھے، تا باقی دنیا کو بھی بتا سکیں کہ مسلمان امن پسند ہیں۔

18. پروٹیسٹنٹ فرقے سے تعلق رکھنے والے چرچ کے پادری جناب Henning Marting نے کہا، اسلام اور عیسائیت میں بہت مشابہت ہے، جماعت احمدیہ کی تقریباً ہر بات میں اپنا ایک نقطہ نگاہ ہے۔ میں اس چیز کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ ہر مذہب کے لوگ یہاں آئے ہیں۔ خلیفہ رابع رحمہ اللہ کو میں نے 20 سال پہلے دیکھا تھا۔ میں اس چیز کو دیکھ کر افسوس کرتا ہوں کہ ایک ایسی امن پسند Institution، یعنی خلافت کو آج سیریا میں انتہائی غلط طریق پر استعمال کیا جاتا ہے۔

19. ایک ٹیچر Hiltrud Sieber صاحبہ نے کہا کہ جو تعلیمات حضور انور نے آج پیش کی ہیں، ان کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔

20. ایک مہمان نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ حضور امن کو پھیلانے والے ہیں۔ جماعت کا خاص طور پر عورتوں کے حقوق کے متعلق نقطہ نگاہ دیکھ کر میں حیران ہوا ہوں۔

21. ایک مہمان Inge Gross نے کہا کہ حضور انور کی تقریر بہت عمدہ تھی۔ خاص طور پر عورتوں کے مقام کے متعلق۔ آج تک میں نے اس کو اس نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔

22. ایک مہمان Dr. Reiner Schulze نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند آئی، کہ آپ نے انسانوں کے حقوق کو ادا کرنے کے متعلق بات کی۔ میں سیاسی پارٹی Die Grünen سے تعلق رکھتا ہوں، حضور کے الفاظ کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔

23. ایک مہمان Jürgen Gross نے کہا کہ حضور انور نے کافی واضح بات کی ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ایک Level پر ہو کر بات کی ہے، نہ کہ ہم کو نیچا سمجھ کر۔ میں نے 3 سال پہلے حضور کو جلسہ سالانہ پر دیکھا تھا اور میں کافی متاثر ہوا ہوں۔ میری یہ سعادت ہے کہ ایسی شخصیت کو جانتا ہوں۔

24. میں ماحول کو دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ خاص طور پر Tent کی Decoration، MTA اور عمومی نظام مجھے پسند آیا۔ جس طرح مجھے خوش آمدید کہا گیا مجھے بہت پسند آیا ہے۔ جو مہمان اور احمدی یہاں موجود ہیں، وہ تو ویسے ہی اچھے لوگ ہیں، جن کو اس پیغام کی ضرورت ہے، وہ کبھی یہاں نہیں آئیں گے۔

25. حضور انور کی تقریر کو ایک عورت نے سنا اور اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں سن کر بہت حیران ہوئی۔ وہ یقین رکھتی ہے، کہ اس تقریر کے بعد ہر ایک کا نقطہ نگاہ بدل گیا ہوگا۔

26. ایک مہمان Ahmad Mousa نے کہا کہ:۔ آج یہاں اسلام کی اصل تعلیم پیش کی گئی ہے۔ جو میڈیا میں تصویر پیش کی جاتی ہے وہ غلط ہے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا ہے، کہ حضور نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد لوکل لوگوں کے لئے بھی ہے۔ مجھے اس چیز کی خوشی ہوگی، کہ اسلام میں اتحاد قائم ہو جائے۔

27. ایک مہمان Schuler Agiman نے کہا کہ:۔ مجھے حضور کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے، اور یہ بات پسند آئی ہے، کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔

28. ایک مہمان Roswitha Oßwald نے کہا کہ:۔ میری خواہش ہے کہ Frankenthal میں زیادہ لوگ اس سنگ بنیاد کے پروگرام میں دلچسپی رکھیں۔ میں اپنے آپ کو جماعت سے منسلک سمجھتی ہوں، اور میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ یہاں مسجد کی مخالفت نہیں ہوئی۔ میں حضور سے بہت متاثر ہوں۔ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر دوبارہ وزٹ کرنے کی کوشش کروں گی مجھے خوشی ہوئی کہ حضور نے اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق بتایا۔ وہ بہت آزاد ہیں۔

29. ایک مہمان Hans Burk Häuser نے کہا کہ:۔ میں اس پروگرام سے بہت متأثر ہوا ہوں کیونکہ آج پہلی بار میرا تعلق مسلمانوں سے ہوا ہے۔ میں نے ''اچھے اسلام'' کے بارے میں سنا تھا۔ میں خوش ہوں کہ آج تجربہ بھی ہو گیا ہے۔ پورے پروگرام کا انتظام بہت اچھا تھا۔

30. ایک مہمان Kurt Lauer جو ایک شہر کے Parlamentariern ہیں اور جن کا سیاسی پارٹی Die Grünen سے تعلق ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضور کے خطاب میں "حب الوطن من الایمان" کا پیغام سن کر وہ بہت خوش ہوئے ہیں کہ جماعت احمدیہ ملک کی وفادار ہے۔ انتظام ہر لحاظ سے بہت اچھا تھا۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والے بہت اچھے تھے۔ خاص طور پر جماعت کے ایک مربی سے جرمن میں بات کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، کیونکہ باقی مسلمانوں کے امام جرمن بولتے ہی نہیں۔ سیاست اور مذہب کو الگ رکھنے کا عقیدہ آپ کا اچھا ہے۔

31. ایک مہمان Jürgen Lüders نے کہا کہ:۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے شہر نے آپ کو مسجد بنانے کے لئے جگہ دینے میں اتنی دیر کی ہے۔ آپ کو بہت پہلے جگہ مل جانی چاہئے تھی۔

مورخہ 6 ستمبر 2016 کو مسجد سلام Iserlohn کے افتتاح کے موقع پر بعض مہمانوں کے تاثرات

1. پروٹیسٹنٹ چرچ کے پادری جناب Pfr. Paul-Gerhard Zywitz نے کہا کہ خلیفہ اسلام کے خطاب میں خدا کی عبادت اور ہمسائیوں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

2. Iris Van der Meer جن کا تعلق بچوں اور نوجوانوں کے امور کے بارے میں قائم شدہ ادارے سے ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور انور کے الفاظ پُر حکمت تھے اور سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ آپ ایک شفیق باپ کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ حضور کی تقریر بہت پُرحکمت اور سبق اموز تھی۔

3. Anke Weiden Dahl جو کہ اسی ادارے سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور اور جماعت کے افراد کے مابین ایک قربت ہیں، جو واضح نظر آتی ہیں۔ حضور انور نے ایک لوکل جماعت کے لئے وقت نکالا، حالانکہ جماعت کُل کروڑوں میں ہے۔ اگر ایک گرجے کا افتتاح ہو، تو Pope نہیں آئے گا، لیکن حضور انور ایک جماعت کے لئے تشریف لائے، جس کی کُل تعداد صرف 110 افراد پر مشتمل ہے۔

4. Mrs. Schröter جو کہ اسی ادارے سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے، کہ خلیفہ نے فی البدیہہ تقریر کی ہے اور مختلف مضامین کے متعلق بخوبی روشنی ڈالی ہے۔ حضور نے اگلے بندے کو ساکت نہیں کیا بلکہ پُرحکمت جوابات سے قائل کیا ہے۔ آپ گویا ایک باپ کی طرح ہیں۔ اپنی جماعت کو بھی آپ واضح ہدایات دینے والے معلوم ہوتے ہیں۔ حساس مسائل کے بارے میں بات کرنے سے آپ نے گریز نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے لوگوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے، اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود عام لوگوں سے معذرت کی ہے۔

5. مہمانوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ خلیفہ نے Influx of Refugees کا نہ صرف ذکر کیا بلکہ اس اہم مسئلہ میں حکومت، شہریوں اور مہاجرین کے صحیح ردعمل کو بیان کرتے ہوئے اس کا حل بھی پیش فرمایا۔

6. مہمانوں نے اطمینان کا اظہار کیا جب انہوں نے یہ سنا کہ خلیفہ نے اپنی جماعت کے افراد کو یہ ہدایت دی ہوئی ہے کہ بچے ملک کی زبان سیکھیں اور جماعت کے مربیان مساجد میں جرمن زبان میں خطبات اور درس دیں۔ نیز مہمانوں نے یہ بھی کہا کہ شکر کے جذبات کا اظہار، ہمسائیگی کے حقوق کی ادائیگی، خدمت خلق ایک پُرامن زندگی کے ضامن ہیں۔

مذکورہ بالا مہمانوں کو اگلے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت بھی دی گئی۔ تمام مہمان بہت مطمئن تھے اور مہمان نوازی اور احباب جماعت کے اظہار پیار اور محبت سے بہت ہی متأثر تھے۔ کھانا بھی لذیذ تھا۔ آئندہ بھی وہ جماعت کے پروگراموں (جیسے افطار پارٹی) میں شامل ہوا کریں گے۔ حضور اقدس کی تقریر کا مہمانوں پر بہت اچھا اثر تھا کئی مہمانوں نے اس کا اظہار کیا۔

7. مہمانوں کا یہ خیال نہیں تھا کہ ایسا پُررونق ماحول وہ یہاں پر پائیں گے۔ جماعت نے اس پروگرام کے لئے بہت محنت کی جو نظر آرہی تھی اور تمام دیگر مہمانوں نے اس کی تصدیق کی۔ جیسا امن کا پیغام خلیفۃ المسیح نے دیا اور اپنی جماعت کو اس کی تاکید کر رہے ہیں یہ قابل تقلید ہے۔ خلیفہ وقت کی اکثر باتیں کوئی بھی انسان اپنے لئے اپنا سکتا ہے۔ ہم بہت مشکور ہیں کہ ہمیں مسجد کے افتتاح پر دعوت دی گئی کیونکہ اس میں ایک نیا مثبت نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ عورت سے ہاتھ ملانے کے متعلق دوبارہ سوالات اٹھائے گئے جس کے مثبت جوابات دیئے گئے۔

8. ایک صحافی خاتون محترمہ Eren نے جماعت کی کشادہ دلی اور جماعت کے جرمن زبان سے لسانی رابطہ سے بہت متاثر ہوئیں۔ نیز حضور انور کے وقار اور تمکنت سے متاثر ہوئیں اور آپ کی مجلس کو ملنے والے کے لئے باعث تسکین پایا۔ میں نے آپ کی شخصیت کو تھوڑے کلام سے زیادہ تاثیر اور گفتگو کی بجائے آپ کی ذات کا اثر اتنا تھا کہ جس سے مجھے جماعت میں آپ کا مرتبہ سمجھنے میں مدد ملی۔ جماعت کا نمونہ، Integriert دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ پھر کہا کہ مجھے بہت اچھا لگا ہے کہ حضور نے پہلے مقررین کو کوٹ کیا اور اپنی تقریر میں ایسے موضوعات پر روشنی ڈالی جن کو مختلف نظریوں سے دیکھا جاتا ہے جیسے اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔

عریبک ڈیسک

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر امسال خدا کے تعالیٰ کے فضل سے 500 سے زائد زیر تبلیغ عرب مہمان تشریف لائے۔ جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر بہت متاثر ہوئے جلسہ کے پروگرامز میں شرکت کے علاوہ دو مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ ان کے علاوہ تینوں دن انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جس کے نتیجہ میں تقریباً 48 پھل عطا ہوئے۔ الحمدللہ علی ذلک۔ جلسہ کے دوران اور بعد میں بھی مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

عربوں کے تأثرات

☆ شام کے ایک دوست مکرم علی صاحب یہاں جرمنی میں رہتے ہیں اور فرانسیسی پڑھاتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ احمدیوں کی آپس کی محبت نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے خصوصاً عربیوں اور عجمیوں کی آپس میں محبت کی مثال دنیا میں اب نایاب ہے اور یہ محبت میرا ذاتی مشاہدہ ہے۔ جماعت کی تنظیم سازی اور مہمان نوازی انتہائی دلکش تھی اور میں اب پہلے سے زیادہ جماعت کے بارہ میں ریسرچ کرونگا۔ جماعت احمدیہ تمام باقی فرقوں کی نسبت زیادہ امن پسند اور ہر قسم کی شدت پسندی سے دور ہے۔

☆ مکرم علی اخرص جن کا تعلق شام سے ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعہ ہوا ایک

Vol. 21 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 09
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

جماعتی تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا جس میں جماعت کے تفصیلی عقائد پر بات چیت ہوئی اور کافی حد تک میری تسلی ہو گئی اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ پر جانے کا اتفاق ہوا وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوا میرے لئے ہ بہت ہی خوبصوت موقع ہے کہ میں آخری ہفتہ کی چھٹیاں آپ کے ساتھ گذار رہا ہوں اور میں آپ کی حسن ضیافت اور بھائی چارے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکرگذار ہوں یقیناً یہ ایک مسلم جماعت ہے اور اسلام کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے ہمارا فرض کہ ہم اس چھپی ہوئی خوبصورتی کو غوروفکر اور ریسرچ کے ذریعہ دوسروں پر ظاہر کریں اور مجھے آج اپنی فیملی کے ساتھ شامل ہونے پر بہت خوشی ہے۔

☆ انہوں نے جلسہ میں شامل ہونے کے بعد اپنی Whats App کی Profile تبدیل کرتے ہوئے یہ لکھا ہے جواب تک موجود ہے (اَلطَرِیُق اِلَی الُجَنَّۃ) جنت کی طرف جانے والا راستہ۔

☆ مکرم شباب رمزی بیان کرتے ہیں:۔ کہ میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔لوگوں کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں اور میں ایسا محسوس کرر ہا ہوں کہ جیسے میں اپنی فیملی میں ہوں۔

☆ مکرم احمد صاحب کہتے ہیں کہ حضور کی شخصیت کے بارہ میں بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں حضور نے خطاب میں حقیقی اسلام بیان کیا جو آنحضورﷺ نے سکھایا وہ نہیں جو آج کل غلط طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

☆ ڈاکٹر محمد مرزا صاحب بیلجیئم سے بیان کرتے ہیں کہ اس اجتماع میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقعہ ملا اور سب کچھ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور ایسا لگا کہ میں جرمنی میں نہیں ہوں دنیا میں کسی تنظیم کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ اس قدر لوگوں کو یورپ میں منظّم طور پر تین دن تک جمع کر سکے۔خوبصورت چہرے اور روحانی ماحول دیکھنے کو ملا۔

☆ مکرم ڈاکٹر اسعد امریر بیان کرتے ہیں کہ مہمان نوازی بہت اچھی تھی ہر چیز بہت منظّم تھی میں جانتا ہوں کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے میری شدید خواہش تھی کہ میں بھی کسی نا کسی طرح آپ کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤں۔

☆ مکرم ڈاکٹر محمد علی بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ اس جلسہ میں شامل ہؤا ہوں میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارا خاص خیال رکھا اور ہر بات میں حسن خلق سے پیش آئے حضور کی شخصیت بہت دلکش اور قائدانہ ہے انہوں نے بہت ہی اہم باتوں پر بات چیت کی اور ان میں سے سب سے اہم بات پناہ گزینوں اور شدت پسندی کے متعلق تھی۔

☆ مکرم حاتم الحصنی بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے حسن سلوک کی بہت ہی کم نظیر ملتی ہے میرے پاس اس کو بیان کرنے کے الفاظ نہیں ہیں حقیقت میں جتنے آپ کے خلیفہ عظیم انسان ہیں ان کے متعلق بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے۔خلیفہ نے امت مسلمہ کے تمام امور کے متعلق بات کی اور چونکہ میں سیرین ہوں اور خصوصا سیرین کے دکھوں کا ذکر کرنا نہیں بھولے۔ آپ کی محبت بہت عظیم ہے میں نے آپ کی تقریر میں تعصب نام کی کوئی چیز نہیں دیکھی بلکہ وہ سب کو محبت کو پھیلانے کی ترغیب دیتے رہے۔

☆ مکرم سلمان مصری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ سے ہوا ان کے اخلاق سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں چنانچہ جماعت کے بارہ میں مَیں نے جاننے کی کوشش کی اسی سلسلہ میں جلسہ میں آیا، یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دنیا بدل گئی، جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا، ایسا منظّم اجتماع میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار محبت کی فضاء، یہ تمام چیزیں آج کل دنیا میں نظر نہیں آتیں سوائے احمدیت کے اور انہیں چیزوں کو دیکھ کر آج میں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

اسلام وقرآن کے بارے نمائش

Bielefeld سے مکرم محمد ظفر صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ ماہ جون 2016 میں ہماری جماعت کو پہلی بار 8 دن کے لئے اسلام وقرآن کے بارے نمائش لگانے کی توفیق ملی جس کو مجموعی طور پر تقریبا 700 سے زائد افراد نے وزٹ کیا اور اسلام احمدیت کا تعارف حاصل کیا۔اس نمائش میں بہت سے دلچسپ سوالات مہمانوں نے کیے۔ یہ نمائش 10 جون سے لے کر 17 جون تک جاری رہی۔

نمائش کا افتتاح مورخہ 13 جون کو دعا اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعائیہ خطوط لکھنے کے بعد ہوا۔سب سے پہلے Gymnasium سکول کی پانچویں کلاس کے بچوں کا ایک گروپ آیا۔ان کو نمائش دکھائی گئی اور اسلام کا تعارف کروایا گیا۔اس کے بعد محترم مستنصر احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کے سوال پر احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں فرق بتایا۔اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس کروایا۔

محکمہ پولیس سے بھی دو افراد ہماری نمائش کو دیکھنے آئے۔ان میں سے ایک کو اسلام پر بہت اعتراضات تھے۔خاکسار نے ان کو بڑی تفصیل کے ساتھ ایک ایک کر کے ان کے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے۔اس پر اس نے کہا کہ اگر یہ اسلام ہے جو آپ لوگ بتاتے ہو تو پھر وہ کیا ہے جو دوسرے مسلمان کرتے ہیں۔اگر آپ کے اسلام پر عمل کیا جائے تو واقعتہً دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔اس نے کہا میرے خیال میں اگر تمہارے خلیفہ کو تمام مسلمانوں کا لیڈر بنا دیا جائے تو ساری دنیا کے مسلمان اچھے بن سکتے ہیں۔اور جو مسلم ممالک میں فساد ہے وہ بھی ختم ہوسکتا ہے۔ان احباب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتاب اور حضورِانور کے خطابات والی کتاب پیش کی گئی۔

اسی دن Real سکول سے آٹھویں کلاس اور انٹرنیشنل سکول کی بھی ایک کلاس نمائش دیکھنے کے لیے آئی۔ان کے بھی مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ان کے سوال پر کہ آج کل جو مسلم ممالک کے حالات ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟۔انہیں اس کی بنیادی وجہ بتائی گئی۔آج مہمانوں کی تعداد 120 تھی اور لٹریچر 200 کی تعداد میں تقسیم ہوا۔

مورخہ 14 جون کی صبح ایک جرمن خاتون تشریف لائیں۔نمائش دیکھنے کے بعد انہوں نے حسب ذیل سوالات پوچھے۔کیا عورت کو اسلام میں تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے؟ جہاد کیا ہے؟ ISIS جو شام میں کر رہا ہے وہ جہاد ہے؟ اللہ کے فضل سے انہیں ان کے تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

پولیس آفیسر جو پہلے دن بہت اعتراض کر رہا تھا آج اپنی بیٹی جو کہ گیارہویں کلاس کی طالبہ ہے اس کو نمائش دکھانے کے لیے لایا۔ WDR ریڈیو کے نمائندگان تشریف لائے۔انہوں نے نمائش دیکھی اور سوالات کئے چند ایک پیش خدمت ہیں۔عورت خلیفہ کیوں نہیں بن سکتی؟ آپ کی لڑکیاں کیوں ڈوپٹہ اوڑھتی ہیں؟ سکول میں لڑکوں کے ساتھ کیوں نہیں سوئمنگ کرسکتی؟

ان سوالات کے نرمی کے ساتھ ان کو تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔اسی دن ریڈیو پر دن میں کئی بار نمائش کی خبر نشر ہوتی رہی۔اسی طرح WDR ٹی وی کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔انہوں نے بھی نمائش کو دیکھا اور خاکسار اور شہر کے میئر کا انٹرویو بھی لیا۔ نمائش کی خبر 20 منٹ ٹی وی پر نشر ہوئی۔آج نمائش کو 60 افراد نے وزٹ کیا سب مہمانوں کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

مورخہ 15 جون کو زائرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ہر کوئی بڑے اشتیاق سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرر ہا تھا۔بعض جب سوال کرتے تھے تو بڑے ترش انداز میں کرتے تھے۔لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر ایسا اثر ہوتا تھا کہ ان کا مزاج جاتے ہوئے بالکل تبدیل ہوچکا ہوتا۔ دو اخبارات Haller Kreis Blaat اور Wastfalen Blatt میں نمائش کی خبر نشر ہوئی۔ WDR. TV Bielefeld نے آج پھر نمائش کی ایک اور خبر نشر کی۔آج Gymnasium سکول کی تین کلاسز اپنے ٹیچرز کے ساتھ نمائش دیکھنے آئیں۔بچوں کی کل تعداد 90 تھی۔جاتے ہوئے سب بچوں کو تحائف اور جماعتی لٹریچر دیا گیا۔

مورخہ 16 جون کو سیکنڈری سکول کے دسویں جماعت کے 25 بچوں کا گروپ آیا۔ان بچوں کو گروپس کی شکل میں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔اور ان سب کو مزید مطالعہ کے لیے لٹریچر دیا گیا۔

آج آنے والوں میں قابل ذکر ایک فیملی تھی، والد جرمن اور والدہ بوسنین تھی۔ پہلے وہ میاں خود نمائش دیکھنے آئے۔انہوں نے بڑی باریک بینی سے نمائش کا مطالعہ کیا اور پھر مختلف سوالات پوچھے اس کے بعد تقریبا آدھے گھنٹے بعد وہ اپنی پوری فیملی کو لیکر آئے۔جس میں بیوی کے علاوہ تین جوان بچیاں اور دو جوان لڑکے شامل تھے۔ان سب نے بڑی شوق سے نمائش دیکھی۔اور کافی تعداد میں لٹریچر حاصل کیا۔اور اس کے ساتھ انہوں نے جرمن زبان میں ترجمہ والا قرآن مجید بھی ساتھ لے کر گئے۔اور مزید معلومات کے لیے اپنا رابطہ نمبر بھی دیا۔

آج Osnabrück یونیورسٹی کی دو طلبہ نمائش دیکھنے کے لیے تشریف لائیں۔انہوں نے بڑی باریک بینی سے نمائش کو دیکھا۔ انکے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں مذہب کا مطالعہ کر رہی ہے۔انہیں بہت سا جرمن زبان میں لٹریچر دیا گیا اور ساتھ ہی ایک ایک قرآن مجید جرمن ترجمہ شدہ اور نبی کریمﷺ کی سیرت پر لکھی ہوئی کتاب حاصل کی۔آج کل زائرین کی تعداد 150 سے زائد رہی۔الحمدللہ۔

مورخہ 17 جون کو ایک 22 افراد جو کہ فنی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات اور ان کے اساتذہ اکرام پر مشتمل گروپ تھا آیا۔انہوں نے ایک دن پہلے سے ہم سے وقت لیا ہوا تھا۔اس میں زیادہ تر لڑکیاں تھیں۔لجنہ نے ان کو نمائش دکھائی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ان سب نے نمائش میں بہت دلچسپی ظاہر کی۔ان کے زیادہ تر سوالات رمضان اور روزے پر تھے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

آج ایک افریقن ٹیچر ہماری نمائش دیکھنے آئی اور اپنی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ دیکھ کر خوشی سے اس کی چیخ نکل گئی۔اور جب اس سے چیخنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ آج میں نے پہلی بار اپنی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ دیکھا ہے۔اس وجہ سے خوشی پر قابو نہ رکھ سکی۔ایک جرمن اپنی بیٹی کو نمائش دکھانے کے لیے لایا۔اور آنحضرتﷺ کی حدیث والا رول اَپ یعنی کہ جو اپنی بیٹی کی اچھی تعلیم وتربیت کرتا ہے۔وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔وہ پڑھ کر بہت خوش ہوا.

ایک اور افریقن مسلمان عورت قرآن مجید کا ترجمہ جرمن زبان میں دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ کہنے لگی کہ اس کے بچے فرانسیسی نہیں سمجھتے اور اس کے پاس صرف فرانسیسی ترجمے کے ساتھ قرآن مجید ہے۔تو کیا وہ جرمن ترجمے والا قرآن مجید اپنے بچوں کو پڑھنے کے لیے لے سکتی ہے۔اس پر اسے قرآن مجید دیدیا گیا۔جس پر وہ بہت خوش تھی۔

Gymnasium سکول کی ایک ٹیچر جو اپنی کلاس کے ساتھ آئی۔انہوں نے نمائش دیکھنے کے بعد کہا کہ کاش یہ نمائش پورا مہینہ رہتی اور وہ Gymnasium کی تمام کلاسوں کو لے کر آسکتی۔اس سے پہلے وہ تین کلاسز کے طلباء کو لے کر آچکی تھی۔

جماعت Leipzig

اللہ کے فضل کے ساتھ مورخہ 10 جولائی سے لیکر 20 جولائی تک Leipzig شہر کے ٹاؤن ہال میں اسلام وقرآن کے بارے نمائش لگانے کی توفیق ملی۔اس نمائش کو 250 سے زائد افراد نے دیکھا اور لٹریچر حاصل کیا۔